تو مشکل کیا ناممکن ہی ہے۔ کیونکہ ؎

جو دل قمار خانہ میں بت سے لگا چکے　　وہ کعبتین چھوڑ کے کعبہ کو جا چکے

تاہم اس کا فائدہ یہ ضرور ہے کہ اردو زبان میں ایک اچھی کتاب منتقل ہوگئی اور اردو خواں طبقہ بھی حضرت شاہ صاحب کے تبحرِ علمی اور دقت و وسعتِ نظر سے واقف ہو سکے گا۔

ارمغان آلام | از ڈاکٹر سید محمود صاحب تقطیع حجم ۱۹۲ طباعت و کتابت بہتر قیمت مجلد دو روپیہ آٹھ آنہ۔ پتہ:۔ نظامی بک ایجنسی بدایوں۔

ڈاکٹر صاحب تعلیم جدید کے ان اصحاب میں سے ہیں جو اعلیٰ مغربی تعلیم کے ساتھ مشرقی علوم و فنون اور زبان و ادب کا پاکیزہ و شستہ مذاق رکھتے ہیں اور اپنے طور طریق میں مشرقی روایات و کلچر کے حقیقی علمبردار بھی ہیں اب یہ بساط فرسودہ و کہن ہو چکی ہے اس کے مہرے ایک ایک کرکے اٹھتے جاتے ہیں ڈاکٹر صاحب اور ان جیسے دو چار ہی رہ گئے ہیں خدا ان لوگوں کو دیر تک بٹھائے رکھے کہ ان کے دم سے پرانی بہار کے کچھ نقوش اب تک تازہ ہیں ورنہ اب جو دور آرہا ہے کون کہہ سکتا ہے کہ اس میں ان مشرقی علوم و فنون کا حشر کیا ہوگا۔ سیاسی سرگرمیوں کے باعث اگرچہ ڈاکٹر صاحب کو کسی مستقل تصنیف کا موقع نہیں ملا۔ تاہم زیرِ تبصرہ کتاب جو در اصل اردو فارسی اور کچھ عربی کے ان اشعار کا ایک حسین و دلکش مرقع ہے جنھیں موصوف نے احمد نگر کی قیدِ فرنگ کے زمانہ میں اپنے ذوق کے مطابق انتخاب کیا تھا ان کے شستہ ادبی ذوق اور وسعتِ مطالعہ کی دلیل ہے یہ اشعار مختلف دور کے شعرائے قدیم و جدید کے ہیں اور ان میں فلسفہ و تصوف بھی ہے۔ اور رموزِ حسن و عشق بھی۔ اخلاق و موعظت بھی ہے اور منظر نگاری و جذبات آفرینی بھی زبان و بیان کی خوبیاں بھی ہیں اور حسن و تخیل و معنیٰ آرائی بھی۔ امید ہے عنوانات کی گوناگونی کی وجہ سے ہر صاحبِ ذوق اس کی قدر کرے گا۔ شروع میں عبدالمالک صاحب آروی